AFKĀR *Journal of Islamic & Religious Studies*
Volume 5, Issue 1, June 2021, PP: 203-212
E-ISSN 2616-8588; P-ISSN 2616-9223
www.afkar.com.pk; hjrs.hec.gov.pk

Scan for download

خواتین کی زیب وزینت کے لیے خدمات دینے والی معروف صحابیات کا تعارفی مطالعہ

An Introductory of Prominent Female Companions who rendered services in Female Beautification and Grooming

Qaisar Bilal, Tahira Batool
Lecturer in Islamic Studies, Kohat University of Science and Technology, Pakistan

ARTICLE INFO

Article History:
Received 01 May 2021
Revised 05 May 2021
Accepted 01 June 2021
Online 30 June 2021

DOI:

***Keywords**:*
Elegance,
Ṣaḥābiyāt,
Economic Activities,
Modern era.

ABSTRACT

Islam loves beauty and elegance.In Islam, a woman is allowed all kinds of adornments within her limits. In the time of the Prophet, the Ṣaḥābiyāt were specialized in various fields and earned their livelihood through these field.In the time of the Prophet, women used to beautify and adorn themselves. At that time there were many women who were skilled in this art and they used to prepare other women. At weddings they used to prepare brides. It was a source of income for these women. It is an important occupation of women in modern times.The main purpose of this research was to discover the Islamic view point about the woman economic activities. The study was basically planned to address that whether Islam allowed women to take part in economic matters or not? The article delivered a guideline for women of Modern era in the light of economic activities of Ṣaḥābiyāt that how the today's women could take part into various areas of financial matters by keeping in view the life and economic activities of Ṣaḥābiyāt.The method used for research was historical.

*Corresponding author's email: qaisarbilal@kust.edu.pk /tahira.batool@kust.edu.pk

CC BY

تمہید:

اسلام دین فطرت ہے۔اسلام میں عورت کو حدود کے اندر ہر قسم کی زیب و زینت کی اجازت ہے۔ عورت اور زیب و زینت ساتھ ساتھ ہے۔ قرآن مجید میں عورت اور زیب و زینت کے بارے میں حکم ہوتا ہے:

اَوَ مَنْ یُّنَشَّؤُا فِی الْحِلْیَةِ[1] کیا وہ جو زیور میں پلتی ہے

ہر انسان چاہتا ہے کہ وہ خوبصورت نظر آئے۔اس لئے ہر دور میں انسان اپنے آپ کو خوبصورت بنانے کی کوشش کرتے آئے ہیں۔ مرد کے مقابلے میں عورت زیب و زینت کا زیادہ اہتمام کرتی ہے۔ عورت اپنے لباس کی خوبصورتی ، بالوں کی آرائش، چہرے اور دیگر کھلے رہنے والے اعضاء پر سنگھار اور زیورات وغیرہ کا بہت اہتمام کرتی ہے۔ کیونکہ یہ ایک فطری کام ہے۔اس لیے اللہ تعالیٰ کی طرف سے عورت کے اس قسم کی زیب و زینت پر کوئی پابندی نہیں لگائی۔ بلکہ قریبی حلقے میں اس کی باقاعدہ اجازت بھی دی گئی ہے ۔جیسا کہ قرآن مجید میں ارشاد ہوتا ہے؟

وَقُلْ لِّلْمُؤْمِنَاتِ یَغْضُضْنَ مِنْ اَبْصَارِهِنَّ وَیَحْفَظْنَ فُرُوْجَهُنَّ وَلَا یُبْدِیْنَ زِیْنَتَهُنَّ اِلَّا مَا ظَهَرَ مِنْهَا ۖ وَلْیَضْرِبْنَ بِخُمُرِهِنَّ عَلٰی جُیُوْبِهِنَّ ۖ وَلَا یُبْدِیْنَ زِیْنَتَهُنَّ اِلَّا لِبُعُوْلَتِهِنَّ اَوْ اٰبَآئِهِنَّ اَوْ اٰبَآءِ بُعُوْلَتِهِنَّ اَوْ اَبْنَآئِهِنَّ اَوْ اَبْنَآءِ بُعُوْلَتِهِنَّ اَوْ اِخْوَانِهِنَّ اَوْ بَنِیْٓ اِخْوَانِهِنَّ اَوْ بَنِیْٓ اَخَوَاتِهِنَّ اَوْ نِسَآئِهِنَّ اَوْ مَا مَلَكَتْ اَیْمَانُهُنَّ اَوِ التَّابِعِیْنَ غَیْرِ اُولِی الْاِرْبَةِ مِنَ الرِّجَالِ اَوِ الطِّفْلِ الَّذِیْنَ لَمْ یَظْهَرُوْا عَلٰی عَوْرَاتِ النِّسَآءِ ۖ وَلَا یَضْرِبْنَ بِاَرْجُلِهِنَّ لِیُعْلَمَ مَا یُخْفِیْنَ مِنْ زِیْنَتِهِنَّ ۚ وَتُوْبُوْا اِلَى اللّٰهِ جَمِیْعًا اَیُّهَ الْمُؤْمِنُوْنَ لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُوْنَ [2]

اور ایمان والیوں سے کہہ دو کہ اپنی نگاہ نیچی رکھیں اور اپنی عصمت کی حفاظت کریں اور اپنی زینت کو ظاہر نہ کریں مگر جو جگہ اس میں سے کھلی رہتی ہے، اور اپنے دوپٹے اپنے سینوں پر ڈالے رکھیں، اور اپنی زینت ظاہر نہ کریں مگر اپنے خاوندوں پر یا اپنے باپ یا خاوند کے باپ یا اپنے بیٹوں یا خاوند کے بیٹوں یا اپنے بھائیوں یا بھتیجوں یا بھانجوں پر یا اپنی عورتوں پر یا اپنے غلاموں پر یا ان خدمت گاروں پر جنہیں عورت کی حاجت نہیں یا ان لڑکوں پر جو عورتوں کی پردہ کی چیزوں سے واقف نہیں، اور اپنے پاؤں زمین پر زور سے نہ ماریں کہ ان کا مخفی زیور معلوم ہوجائے، اور اے مسلمانو! تم سب اللہ کے سامنے توبہ کرو تاکہ تم نجات پاؤ۔

آپ ﷺ کے دور میں عورتیں اپنی آرائش اور زیب و زینت کا بہت اہتمام کرتیں تھیں۔اس لئے بہت سے عورتوں نے اس پیشے کو اختیار کیا ہوا تھا اور وہ دوسری عورتوں کو مختلف مواقعوں مثلاً شادی بیاہ میں تیار کرتیں تھیں۔

زیب وزینت کا مفہوم

زیب و زینت کا معنی آرائش و زیبائش، خوش نمائی اور آراستگی کے ہیں۔[3] ایک اور مقام میں زیب و زینت کا مفہوم یوں بیان کیا جاتا ہے:

"زیب و زینت یا بناؤ سنگھار، چہرے، بال یا ناخن کو کیمیٹک چیزوں کے ذریعہ خوبصورت بنانے یا چہرے کے اضافی بال کو صاف کرنا اور بالوں کو سنوارنے یا ناخنوں کو خوبصورت بنانے کے معنی میں آتا ہے"۔[4]

زیب وزینت یابناؤ سنگھار سے مراد عورتیں میک اپ کرتیں ہیں اور اپنے چہرے، بال یاناخن کو خوبصورت بناتی ہیں اور عطر کا استعمال کرتیں ہیں۔امام محمد بن حنبل کے مطابق زینت سے مراد:

کپڑے، زیورات(یعنی کنگن، بالیاں، انگوٹھیاں اور ہار وغیرہ)اور میک اپ(سرمہ، مہندی، کنگھی)وغیرہ کرنا ہے۔[5]

مسور بن مخرمہ کہتے ہیں:

زینت سے مراد سرمہ، کنگن اور نصف بازو تک مہندی کا رنگ، کانوں کی بالیاں اور بندے ہیں۔[6]

مولانا مفتی محمد شفیع زینت کے معنی لکھتے ہیں:

زینت لغوی معنے کے اعتبار سے اس چیز کو کہا جاتا ہے جس سے انسان اپنے آپ کو مزین اور خوش منظر بنائے۔وہ عمدہ کپڑے بھی ہو سکتے ہیں، زیور بھی۔[7]

مولانا مودودی زینت کے بارے میں لکھتے ہیں:

بناؤ سنگھار"ہم نے "زینت"کا ترجمہ کیا ہے، جس کے لیے دوسرا لفظ آرائش بھی ہے۔اس کا اطلاق تین چیزوں پر ہوتا ہے:خوشنما کپڑے، زیور، اور سر، منہ، ہاتھ، پاؤں وغیرہ کی مختلف آرائشیں جو بالعموم عورتیں دنیا میں کرتی ہیں، جن کے لیے موجودہ زمانے میں (Makeup) کا لفظ بولا جاتا ہے۔[8]

زینت کا مفہوم ہر اس چیز کے معنی میں بیان کیا جاتا ہے جس سے آرائش کی جاسکتی ہو۔زینت و آرائش اور بناؤ سنگھار کا شوق عورتوں میں پایا جاتا ہے اور یہ ایک قدرتی شوق ہے۔

انسانی تاریخ اور زیب وزینت

اسلام دین فطرت ہے اور انسان کی جائز خواہشات پر پابندی نہیں عائد کرتا۔اسلام حدود کے اندر رہ کر مرد اور عورت کو زیب وزینت اختیار کرنے کا حکم دیتا ہے۔اس خواہش کی تکمیل میں اسلام ایسے افراط کو پسند نہیں کرتا جس سے اخلاقی حدیں تباہ وبرباد ہو جائیں اور انسان اسراف میں مبتلا ہو جائے۔اس لئے انسان کو تزئین و آرائش میں اعتدال کا راستہ اختیار کرنا چاہیئے۔[9]

زیب وزینت اور آرائش عورت کی فطرت میں شامل ہے۔حضرت حوا کے نکاح کے وقت انہیں حوروں نے تیار کیا تھا۔حضرت نوح علیہ السلام کے دور کی عورتیں بناؤ سنگھار کرتیں تھیں۔عرب کے جاہلیت کے دور میں عورتیں خوب تیار ہو کر بازاروں اور میلوں میں جاتیں تھیں۔یہ عورتیں اپنے حسن کی نمائش کے لئے ایسا لباس پہنتی تھیں۔جس سے ان کا چہرہ، گلا، سینہ اور بازو نمایاں نظر آتے اور اس کے ساتھ ساتھ زیورات اور میک اپ کا استعمال کرتیں۔پھر یہ عورتیں مردوں کے سامنے اداؤں کے ساتھ چلتیں تھیں۔اس طرح معاشرے میں بے حیائی پھیلتی تھی۔[10]

اسلام نے عورت کے لباس اور آرائش کے لئے کچھ آداب مقرر کئے اور عورت کو اپنا بدن چھپانے کا حکم دیا۔اسلام نے عورتوں کو بناؤ سنگھار کر کے نامحرم کے سامنے آنے سے منع کیا۔اللہ تعالی نے عورتوں کو جاہلیت کے تبرج سے دور رہنے کا حکم دیا۔جیسا کہ قرآن مجید میں ارشاد ہوتا ہے:

وَقَرْنَ فِيْ بُيُوْتِكُنَّ وَلَا تَبَرَّجْنَ تَبَرُّجَ الْجَاهِلِيَّةِ الْأُوْلٰى [11]

اور اپنے گھروں میں بیٹھی رہو اور گزشتہ زمانہ جاہلیت کی طرح بناؤ سنگھار دکھاتی نہ پھرو

اسلام نے عورتوں کو حکم دیا کہ وہ حدود کے اندر رہیں اور عہد جاہلیت کی تمام رسموں کو ترک کر دیں۔ جاہلیت کی عورتوں کی طرح اپنی نمود و نمائش نہ کریں۔ اسلام نے مرد اور عورت دونوں کو اسلامی اصولوں کے دائرے میں رہتے ہوئے زیبائش اختیار کرنے کا حکم دیا ہے۔

اسلام میں زیب وزینت اختیار کرنے کے کچھ حدود

اسلام خوبصورتی، پاکیزگی اور طہارت ونفاست کو پسند کرتا ہے لیکن اسلام نے عورتوں کو زیب وزینت اختیار کرنے میں کچھ حدود مقرر کئے ہیں جو کہ مندرجہ ذیل ہیں :

1. زیب وزینت اختیار کرنے میں کوئی ایسی وضع قطع اختیار نہ کی جائے جو کسی غیر مسلم قوم کا شعار ہو جیسے ہندو عورتوں کی طرح ماتھے پر بندیا لگانا۔
2. زیب وزینت کے معاملے میں کسی غیر مسلم کو اپنا آئیڈیل نہ بنایا جائے کیونکہ رسول اکرم ﷺ نے کفار کی مشابہت اختیار کرنے سے منع فرمایا ہے۔
3. زیب وزینت اختیار کرنے میں جن اعمال سے منع کر دیا گیا ہے اسے بغیر کسی بحث ومباحثہ کے چھوڑ دیا جائے۔
4. زیب وزینت اختیار کرنے کے لیے جو سامان استعمال کیا جائے اس میں کوئی ایسی چیز شامل نہ ہو جو شرعاً حرام ہو۔[12]

زیب وزینت اور تزئین کے وسائل / ذرائع

زیب وزینت اور تزئین کے وسائل یا ذرائع دو طرح کے ہوتے ہیں

1. خارجی

خارجی میں ملبوسات، زیورات، میک اپ اور بالوں کی آرائش شامل ہے۔

2. جسم میں مختلف قسم کی تبدیلیاں

اس میں جسم میں مختلف قسم کی تبدیلیاں کیں جاتیں ہیں جسے دانتوں میں فاصلہ پیدا کرنا، پلاسٹک سرجری، ہیر ٹرانسپلانٹ اور جسم گدوانا شامل ہے۔[13]

عورتوں کے زینب وزینت اور بناؤ سنگھار کے کچھ احکام

عورتوں کے زینب وزینت اور بناؤ سنگھار کے کچھ احکام مندرجہ ذیل ہیں:

1) زینب وزینت اور بناؤ سنگھار کا فقہی حکم

فقہاء نے عورت کی زیب وزینت کو جائز قرار دیا ہے۔ لیکن اس کی مختلف حالتیں بیان کیں ہیں:

- **واجب:** زیب وزینت عورتوں کے لئے کچھ حالات میں واجب ہو جاتی ہے۔ مثلا اگر شوہر بیوی سے بناؤ سنگھار کا مطالبہ کرے تو بیوی پر بناؤ سنگھار کرنا واجب ہو جاتا ہے۔

- **مستحب:** زیب وزینت عورتوں کے لئے کچھ حالات میں مستحب ہوتی ہے۔ مثلاً اگر بیوی شوہر کے مطالبہ کے بغیر تیار ہو گی تو وہ اس کے لئے مستحب ہے۔
- **حرام:** زیب وزینت عورتوں کے لئے کچھ حالات میں حرام ہے۔مثلا اگر ایک عورت کا شوہر فوت ہوگیا ہے تو وہ عدت کے دوران زیب و زینت اختیار نہیں کر سکتی ہے۔

2) بناؤ سنگھار کرنے کی آمدنی

وہ عورتیں جو یہ پیشہ اختیار کرتی ہیں ان کے لئے عورتوں کی زیب وزینت اور آرائش کی اجرت لینا اس صورت میں جائز ہوتی ہے جب وہ حلال مقصد کے لیے انہیں تیار کر رہی ہو۔ مثلاً شوہر کے لئے زوجہ کا بناؤ سنگھار کرنے کی اجرت لے تو یہ اجرت اس کے لئے جائز ہو گی۔اگر نامحرم کے لئے کسی عورت کو تیار کرے گی تو یہ آمدنی اس کے لئے حرام ہو گی۔

3) بناؤ سنگھار کے ساتھ وضو

وضو کے لئے چہرے کے بناؤ سنگھار کے لئے جو سامان استعمال کیا جاتا ہے وہ وضو کے لئے رکاوٹ ہوتا ہے جس میں مادہ پایا جاتا ہو اور وضو سے پہلے اس کو ہٹانا بہت ضروری ہوتا ہے۔

4) اظہار زینت

نامحرم کے سامنے عورت تیار ہو کر نہیں آسکتی۔عورت کو نامحرم سے بناؤ سنگھار کو چھپانے واجب ہے۔قرآن مجید میں اس کے لئے لفظ تبرّج استعمال ہوا ہے۔اللہ تعالی نے فرمایا:

وَلَا تَبَرَّجْنَ تَبَرُّجَ الْجَاهِلِيَّةِ الْأُوْلٰى[14] گزشتہ زمانہ جاہلیت کی طرح بناؤ سنگھار دکھاتی نہ پھرو

دور نبوی ﷺ میں عورتوں کی زیب وزینت کے میدان میں خدمات دینے والی صحابیات رضی اللہ عنہن کا تعارفی مطالعہ

عہد نبوی میں صحابیات رضی اللہ عنہن مختلف علوم و فنون میں مہارت رکھتی تھیں اوران علوم و فنون کے ذریعے اپنی روزی کماتیں تھیں۔ صحابیات رضی اللہ عنہن مختلف کاموں میں اپنے فن اور صلاحیتوں کا اظہار کرتی تھیں۔اس عہد میں عورتیں مختلف شعبہ ہائے زندگی میں باعزت طریقے سے کمارہی ہیں۔ان شعبوں میں سے ایک اہم شعبہ عورتوں کی زیب وزینت اور بناؤ سنگھار کا تھا۔

عہد نبوی میں عورتیں زیب وزینت، بناؤ سنگھار اور آرائش وزیبائش کرتیں تھیں۔ اس دور میں بہت سی عورتیں تھیں جو اس فن میں مہارت رکھتیں تھیں اور وہ دوسری عورتوں کو تیار کرتیں تھیں۔شادیوں میں وہ دلہنیں تیار کرتیں تھیں۔یہ ان عورتوں کی آمدنی کا ذریعہ تھا۔عصر حاضر میں عورتوں کا یہ ایک اہم پیشہ ہے اسے Beaty Parlor کا نام دیا گیا ہے۔عہد نبوی میں اس میدان میں خدمات دینے والی مندرجہ ذیل صحابیات رضی اللہ عنہن تھیں:

1. اسماء بنت یزید رضی اللہ عنہا

آپ کا نام اسماء بنت یزید رضی اللہ عنہا تھا۔آپ کی کنیت ام سلمہ تھی۔آپ کا سلسلہ نسب اسماء بنت یزید بن بن السکن بن رافع بن امری القیس بن زید بن عبد الاشہل بن جشم بن الحارث الانصاریہ الاوسیہ الاشہلیہ تھا۔آپ معاذ بن جبل کی چچازاد بہن تھیں۔آپ کو خطیبۃالنساءیعنی عورتوں

کی خطیب کہا جاتا تھا۔[15] آپ خواتین کے معاملات میں بہت دلچسپی لیتیں تھیں اور عورتوں کے حقوق اور مسائل حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں پیش ہو کر دریافت کرتیں تھیں۔[16] آپ نے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی بیعت کی تھی۔[17]

آپ عورتوں کی زیب وزینت میں مہارت رکھتی تھیں۔ آپ عورتوں کو مختلف مواقعوں پر تیار کرتیں تھیں۔ آپ نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کو ان کی شادی کے موقع پر بنانے سنوارنے کی خدمت سرانجام دیں تھیں۔[18] وہ اس دن کے واقعہ کو اس طرح بیان کرتیں ہیں۔

إِنِّي قَيَّنْتُ عَائِشَةَ لِرَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ جِئْتُهُ ، فَدَعَوْتُهُ لِجِلْوَتِهَا ، فَجَاءَ ، فَجَلَسَ إِلَى جَنْبِهَا ، فَأُتِيَ بِعُسِّ لَبَنٍ ، فَشَرِبَ ثُمَّ نَاوَلَهَا النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، فَخَفَضَتْ رَأْسَهَا وَاسْتَحْيَتْ . قَالَتْ أَسْمَاءُ : فَانْتَهَرْتُهَا وَقُلْتُ لَهَا : خُذِي مِنْ يَدِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَتْ : فَأَخَذَتْ ، فَشَرِبَتْ شَيْئًا ، ثُمَّ قَالَ لَهَا النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : أَعْطِي تِرْبَكِ قَالَتْ أَسْمَاءُ : فَقُلْتُ : يَا رَسُولَ اللهِ ، بَلْ خُذْهُ ، فَاشْرَبْ مِنْهُ ، ثُمَّ نَاوِلْنِيهِ مِنْ يَدِكَ ، فَأَخَذَهُ ، فَشَرِبَ مِنْهُ ، ثُمَّ نَاوَلَنِيهِ [19]

ترجمہ: کہ جب میں نے سیدہ عائشہ کو نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے بنا سنوار لیا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس گئی اور اندر آنے کی دعوت دی۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے اور آ کر عائشہ کے پہلو میں بیٹھ گئے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو دودھ کا پیالہ پیش کیا گیا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے دودھ پی کر پیالہ عائشہ کو پکڑانا چاہا، لیکن انھوں نے شرما کر سر جھکا لیا۔ اسماء کہتی ہیں کہ میں نے عائشہ کو ڈانٹا اور کہا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ہاتھ سے پیالہ لے لو۔ چنانچہ عائشہ نے پیالہ لے کر کچھ دودھ پیا۔ پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے کہا کہ اب پیالہ اپنی ہم جولی (یعنی اسماء) کو دے دو۔ میں نے کہا کہ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم، پہلے آپ صلی اللہ علیہ وسلم یہ پیالہ لیں اور اس میں سے پی کر مجھے اپنے ہاتھ سے پیالہ دیں۔ چنانچہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایسا ہی کیا اور میں نے پیالے کو گھما کر عین اس جگہ سے دودھ پیا جہاں سے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے پیا تھا۔

آپ نے غزوہ خندق، بیعت رضوان اور غزوہ خیبر میں شرکت کی تھیں۔ آپ نے غزوہ تبوک میں نو رومیوں کو قتل کیا تھا۔[20] آپ نے ستر ہجری کے لگ بھگ وفات پائی اور آپ کی قبر دمشق میں باب صغیر کے پاس ہے۔

2۔ بسرہ بنت صفوان رضی اللہ عنہا

بسرہ بنت صفوان رضی اللہ عنہا کا سلسلہ نسب بسرہ بن صفوان بن نوفل بن اسد بن عبد العزی بن قصی بن کلاب قرشیہ اسدیہ تھا۔[21] آپ کے والد کا نام صفوان بن امیہ اور والدہ کا نام سالمہ بنت امیہ تھا۔ آپ ورقہ بن نوفل کی بھتیجی تھیں۔[22] آپ عقبہ بن ابی معیط کی بہن تھیں۔ آپ کی شادی مغیرہ بن ابو العاص سے ہوئی اور آپ کے دو بچے تھے جن کے نام معاویہ رضی اللہ عنہا اور عائشہ رضی اللہ عنہا تھا۔[23] آپ مروان بن حکم کی خالہ تھیں۔[24] آپ کا شمار اولین اسلام قبول کرنے والوں میں ہوتا ہے۔ آپ نے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی بیعت کی تھی۔ آپ نے ہجرت بھی کی تھی۔ عورتوں کی زیب وزینت کے خدمات دینے والی صحابیات میں آپ کا شمار ہوتا ہے۔ آپ عورتوں کی کنگھی کرنے والی تھیں۔[25]

3۔ ام غیلان دوسیہ رضی اللہ عنہا

ام غیلان دوسیہ کا تعلق بنو دوس سے تھا۔ آپ عورتوں کا بناؤ سنگھار کرتی تھیں۔[26] آپ دلہنیں تیار کرتیں تھیں۔

4۔ ام سنان اسلمیہ رضی اللہ عنہا

آپ کا تعلق انصار سے تھا۔ آپ کے شوہر ابوسنان تھے۔[27] آپ بیعت کرنے والی صحابیات میں سے تھیں۔ آپ رسول اکرم ﷺ کے ساتھ جمعہ اور عیدین کی نمازوں میں شریک ہوتیں تھیں۔ آپ حضرت صفیہ رضی اللہ عنہا کی شادی میں شریک تھیں۔ آپ نے ان کی کنگھی کیں اور انہیں عطر لگایا۔ آپ بہت رونق والی خاتون تھیں۔ آپ غزوہ خیبر میں شریک ہوئیں تھیں۔[28]

5۔ام سلیم

آپ کا سلسلہ نسب اُم سُلیم دختر ملحان بن خالد بن زید بن حرام بن جندب بن عامر بن غنم بن عدی بن نجار انصاریہ خزرجیہ تھا۔ آپ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ کی والدہ تھیں۔[29] آپ کے نام میں اختلاف ہے۔ بعض کے نزدیک سہلہ یا رمیلہ یا رمیثہ یا ملیکہ یا غمیصاء اور رمیصاء ہے۔ دور جاہلیت میں آپ نے مالک بن نصر سے شادی کی اور ان کے انتقال کے بعد ابو طلحہ سے شادی کی۔[30] آپ بہت سے غزوات میں رسول اکرم ﷺ کے ساتھ شامل ہوئیں۔ جیسا کہ صحیح مسلم میں روایت ہے:

كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَغْزُو بِأُمِّ سُلَيْمٍ وَنِسْوَةٍ مِنْ الْأَنْصَارِ مَعَهُ إِذَا غَزَا فَيَسْقِينَ الْمَاءَ وَيُدَاوِينَ الْجَرْحَى[31]

آنحضرت ﷺ حضرت اُمّ ُسلیمؓ اور انصار کی چند عورتوں کو غزوات میں ساتھ رکھتے تھے جو لوگوں کو پانی پلاتیں اور زخمیوں کو مرہم پٹی کرتی تھیں۔

ام سلیم نے آپ ﷺ سے کئی احادیث روایت کیں پھر ان سے انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے روایت کیں۔ ام سلیم کا شمار عقل مند خواتین میں ہوتا تھا۔[32] آپ بناؤ سنگھار کرنے میں ماہر تھیں۔ آپ نے حضرت صفیہ رضی اللہ عنہا کو آنحضرت ﷺ کے لیے سنوارا تھا۔ آپ نے حضرت صفیہ رضی اللہ عنہا کی کنگھی کی اور انہیں عطر لگایا تھا۔[33]

6۔ام رعلہ رضی اللہ عنہا

آپ فصاحت وبلاغت میں شیریں زبان میں مشہور تھیں۔ آپ بہت محنتی خاتون تھیں۔ آپ دلہن کا سنگار کرنے میں بہت معروف تھیں، عورتیں دلہنوں کی تیاری میں ان کی خدمات حاصل کرتی تھیں۔ ایک دن وہ آپ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئیں اور فرمایا:

يا رسول الله أني امرأة مقينة أقين النساء وأزينهن لأزواجهن فهل هو حوب فأثبط عنه[34]

میں ایک محنتی عورت ہوں اور عورتوں کا بناؤ سنگھار کرتی ہوں، انہیں ان کے خاوندوں کے لئے مزین کرتی ہوں، اگر یہ گناہ کا کام ہے تو میں اسے چھوڑ دوں؟

آپ ﷺ نے فرمایا: أم رعلة قينيهن وزينيهن إذا كسدن[35]

ام رعلہ انہیں زیب وزینت سے آراستہ کر دیا کرو جب وہ ماند پڑ جائیں۔

نتائج

عورت کا اصل دائرہ کار اس کا گھر ہے۔ اس کی تمام تر ذمہ داری مردوں پر عائد ہے لیکن اس کے باوجود بھی اسلام عورتوں کی معاشی جدوجہد پر پابندی نہیں لگاتا ہے اور کچھ حدود و قیود کی اطاعت کرتے ہوئے عورت کو ملازمت کرنے کی اجازت ہے کیونکہ بعض حالات میں

عورت کے لئے ملازمت کرنا مجبوری بن جاتا ہے۔ اسلام حسن و جمال اور خوبصورتی کو پسند فرماتا ہے۔ عہد رسالت ﷺ میں عورتیں اس وقت کے رائج ذریعۂ معاش کو بھی اختیار کرتی تھیں۔ اس دور کا ایک اہم پیشہ زیب و زینت اور بناؤ سنگھار تھا۔ صحابیات رضی اللہ عنہن اس پیشہ میں خدمات سرانجام دیتیں تھیں۔ عصر حاضر میں عورتیں حدود کے اندر رہتے ہوئے اس پیشہ کو اختیار کر سکتیں ہیں۔

CC BY
This work is licensed under a Creative Commons Attribution 4.0 international license.

حواشی و حوالہ جات

[1] **القرآن**، 18:43

Al Quran,43:18

[2] **القرآن**، 31:24

Al Quran,24:31

[3] ابو نعیم عبد الحکیم، **قائد اللغات**، (لاہور، ناشران اسلامی کتب)، ص:559

abu naeem abd ul Hakeem ,Qaid-ul-lughat,(Lahore ,Nashran Islami Kutab) ,p:559

[4] انوری، **فرہنگ بزرگ سخن**، (تہران، سخن، ۱۳۸۱ ہجری)، 1/77

Anvarī ,Farhang-i buzurg-i Sukhan, (Tehran ,Sukhan,1381 AH) ,1/77

[5] ابن قیم، **زاد المعاد**، (بیروت، مطبوعہ مکتب اسلامی)، 5/377

Ibn al-Qayyim ,Zaad al-Ma'ad, (Berut ,matbua maktub islami) , 5/377

[6] ایضا.

Ibid

[7] مفتی محمد شفیع، **معارف القرآن**، (کراچی، مکتبہ معارف القرآن)، 6/401

Mufti Muhammad Shafi ,*Maariful Quran* , (Karachi maktaba maarif),6/401

[8] ابو الاعلی مودودی، **تفہیم القرآن**، (لاہور، ادارہ ترجمان القرآن)، 3/385

Abul Ala Maududi ,Tafheem ul Quran ,(Lahore,idara tarjuman ul Quran),3/385

[9] گلریز محمود، **عورت کی زیب و زینت قرآن و سنت کے آئینے میں**، (لاہور، مکتبہ جدید پریس، جنوری 2012ء)، ص:13

Gullraz Mehmood ,Aourat-Ki-Zaib-w-Zeenat-Quran-w-Sunnat-K-Aine-Me ,(Lahore ,maktaba jaded press.january 2012),p:13

[10] ایضا، ص:17

Ibid,p:17

[11] **القرآن**، 33:33

Al Quran, 33:33

[12] ام عبداللہ، **عورتوں کی زیب وزینت**، (کراچی، مجلہ اسوہ حسنہ، جنوری 2017)

umm e Abdullah ,Aourato-Ki-Zaib-w-Zeenat , (Karachi ,mujalah uswa e hasna ,January 2017)

[13] گلریز، **عورت کی زیب وزینت قرآن وسنت کے آئینے میں**، ص:24

Gullraz ,Aourat-Ki-Zaib-w-Zeenat-Quran-w-Sunnat-K-Aine-Me,p:24

[14] **القرآن**،33:33

Al Quran, 33:33

[15] احمد بن علی بن حجر ابو الفضل العسقلانی، **الاصابہ فی تمییز الصحابہ**، احمد بن علی بن حجر ابو الفضل العسقلانی، تحقیق: علی محمد البجاوی، (بیروت، دار الجیل، 1992)، 7/498

Aḥmad ibn ʻAlī Ibn Ḥajar al-ʻAsqalānī ,Al-Iṣābah fī Tamyīz al-Ṣahābah , Tehqiq:Ali Muhammad al bajawi,dar al jeel,Berut, 1992 ,7/498

[16] ابن الأثیر، **اسد الغابہ**، (موقع الوراق)، 3/313

Ibn Athir ,Usdul Ghabah ,(muqa al waraq),3/313

[17] ابن حجر، **الإصابہ فی تمییز الصحابہ**، 7/498

Ibn Ḥajar ,Al-Iṣābah fī Tamyīz al-Ṣahābah,7/498

[18] ابن الأثیر، **اسد الغابہ**، 3/313

Ibn Athir ,Usdul Ghabah,3/313

[19] أبو عبد اللہ أحمد بن محمد بن حنبل بن ہلال بن اسد الشیبانی، **مسند أحمد بن حنبل**، تحقیق: سید ابو المعاطی النوری، (بیروت، عالم الکتب، الطبعہ الأولی، 1998م)، حدیث نمبر:27591، 6/458

Abu Abdullah Ahmad bin Muhammad bin Hanbal bin hallal bin asad Ash-Shaibani ,Musnad Ahmad bin Hanbal , Tehqiq: syed abu al muaati alnori ,(Berut,,alam alkutab ,1st Ed,1998),Hadith No:27591,6/458

[20] ابن الأثیر، **اسد الغابہ**، 3/313

Ibn Athir ,Usdul Ghabah,3/313

[21] ایضا، 3/321

Ibid,3/321

[22] ابن حجر، **الإصابہ فی تمییز الصحابہ**، 7/536

Ibn Ḥajar ,Al-Iṣābah fī Tamyīz al-Ṣahābah,7/536

[23] ابن الأثیر، **اسد الغابہ**، 3/321

Ibn Athir ,Usdul Ghabah,3/321

[24] سلیمان بن أحمد بن أیوب أبو القاسم الطبرانی، **المعجم الکبیر**، تحقیق: حمدی بن عبد المجید، (الموصل، مکتبہ العلوم والحکم، الطبعہ الثانیہ، 1983)، 24/192

suleman bin ahmad bin ayub abu al qasim al tabarani ,Al Mu'jam Al Kabir ,Tehqiq: hamdi bin abdul majeed(,al mosal ,maktaba al ulum wal hukam,2nd edition,1983),24/192

25 ابن حجر، الإصابہ فی تمییز الصحابہ، 7/536

Ibn Ḥajar ,Al-Iṣābah fī Tamyīz al-Ṣahābah,7/536

26 ایضا، 8/273

Ibid,8/273

27 ایضا، 7/192

Ibid,7/192

28 ایضا، 8/231

Ibid,8/231

29 ابن الأثیر، **اسد الغابہ**، 3/443

Ibn Athir ,Usdul Ghabah,3/443

30 ابن حجر، **الإصابہ فی تمییز الصحابہ**، 8/227

Ibn Ḥajar ,Al-Iṣābah fī Tamyīz al-Ṣahābah,8/227

31 مسلم بن حجاج، **صحیح مسلم**، (موقع الاسلام)، کتاب الجہاد والسیر، باب غَزْوَةِ النِّسَاءِ مَعَ الرِّجَالِ، حدیث نمبر: 3375، 9/309

Muslim Bin Hijjaj ,Sahih Muslim ,(Moqa ul Islam),kitab al Jihad, bab Ghazwa tu Nisha maal Rijjal,hadith number:3375,9/309

32 ابن الأثیر، **اسد الغابہ**، 3/444

Ibn Athir ,Usdul Ghabah,3/444

33 ابن حجر، **الإصابہ فی تمییز الصحابہ**، 7/739

Ibn Ḥajar ,Al-Iṣābah fī Tamyīz al-Ṣahābah,7/739

34 ایضا، حدیث نمبر: 12021، 8/204

Ibid,8/204

35 ایضا

Ibid